

شینل کمپنی میں شرکت کا شرعی حکم

از: دار الافتاء جامعہ فاروقیہ، کراچی

الاستفتاء :-

شینل نامی چائنہ کی ایک کمپنی ایک مشین فروخت کرتی ہے کمپنی کا دعویٰ ہے کہ اس مشین کے ذریعے سے 170 بیمار یوں کا علاج ہوتا ہے اس کمپنی کے کاروبار کا طریقہ کچھ یوں ہے کہ ایک مشین جس کی قیمت کمپنی والوں نے نو ہزار روپے مقرر کی ہے۔ گا ہک اس مشین کو اس طرح خریدتا ہے کہ 500 روپے نقد دیتا ہے اور 8500 روپے اس کے ذمہ قرض رہتا ہے جس کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اس آدمی کو کمپنی کا ممبر کہا جاتا ہے۔ یہ آدمی اب دو اور آدمیوں کو مشین خریدنے کے لئے تیار کرتا ہے، جب وہ آدمی مشین خرید لیتے ہیں تو اس پہلے والے ممبر کو ان میں سے ہر ایک کے بدلے 140 روپے کمیشن ملتا ہے چونکہ یہ آدمی کمپنی کا مقروض ہوتا ہے۔ تو کمپنی حساب و کتاب کر کے اس کے کمیشن سے قرض پورا کرتی ہے پھر آگے یہ دو آدمی بھی الگ الگ دو آدمی تیار کرتے ہیں اور ان کو 140 روپے فی آدمی ملتے ہیں لیکن پہلے والے ممبر کو بھی ان کے تیار کردہ آدمیوں سے فی آدمی 240 روپے کمیشن ملتا ہے تو اس طرح ان چار آدمیوں کی نسبت سے 960 روپے پہلے والے ممبر کا کمیشن بن جاتا ہے اور اس طرح یہ ہر آدمی اپنے پیچھے دو آدمی لگائے گا اب جب پہلے والے آدمی کے پیچھے چھ آدمی پورے ہو جائیں تو اب یہ پہلا آدمی ایک اور آدمی تیار کرے گا، تو اس کے بدلے میں اس کو 800 روپے کمیشن دیا جائے گا اب یہ دو آدمی اپنے پیچھے دو آدمی لگائے گا اور اس طرح وہ دو، دو، دو آدمیوں کو تیار کریں گے تو پہلے والے ممبر کو ہر ایک کے بدلے 800 روپے ملیں گے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ اور جب اس طرح یہ میزان 30 تک پہنچ جائے گا تو پہلے آدمی کو 200,000 روپے نقد اور ایک موٹر سائیکل، دو راتیں بڑے ہوٹل میں قیام اور کمپنی کی طرف سے لیگل ٹریننگ بطور انعام دیا جائے گا اور جب آگے جا کر تعداد 300 یا کچھ اوپر ہو جائے تو ایک موٹر کار جس کی قیمت 10 لاکھ روپے ہے اور کچھ نقد انعام بھی ملے گا اور ساتھ ساتھ کمیشن ہر پندرہ دن بعد اس کو ملتے رہیں گے۔ تو کیا شرعیہ کاروبار جائز ہے یا ناجائز؟

(الجواب) ہمارا رد مصلیٰ :-

جواب سے قبل دو باتیں بطور تمہید ذکر کی جاتی ہیں:

پہلی بات :-

شریعت مطہرہ میں تجارت شرعی اصول و ضوابط کے تحت صرف جائز نہیں بلکہ ایک مستحسن اقدام ہے آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ کے ذخیرے میں جا بجا جائز خرید و فروخت اور کاروبار کی ترغیب دی گئی ہے اور احادیث میں حلال کمائی کو پاکیزہ رزق قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ (الآية) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ، يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْلَمُوا أَنَّهَا حَالِحٌ" اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: "أَنْ أَطِيبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ (نسائی 210/2) وَقَالَ ﷺ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ يَدَيْهِ وَإِنْ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ" (رواہ البخاری: 278/1)

اسی طرح طے شدہ کمیشن لینا بھی شریعت میں مشروع ہے لیکن عقد بیع ہو یا کمیشن کا معاملہ، ان جیسے عقود و معاملات کے لئے شریعت نے کچھ خاص قوانین مقرر فرمائے ہیں جن کی رعایت رکھنا انتہائی ضروری ہے ان طے شدہ قوانین پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے یہ عقود مشروعیت کے دائرہ سے خارج ہو کر عدم جواز کے دائرہ میں داخل ہوتے ہیں۔

دوسری بات:-

شینل کمپنی کی ممبر سازی کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ مشین کی خرید و فروخت یا ممبر سازی سے کمیشن کا حصول؟ اگر مقصد مشین کی فروختگی ہے اور ممبر سازی و کمیشن کا سلسلہ زیادہ سے زیادہ مشین فروخت کرنے میں کشش پیدا کرنے کی غرض سے ہے تو بظاہر یہ مقصد مشکل معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس کمپنی میں ممبر بننے والے نہ تو عام طور پر بیمار ہوتے ہیں اور نہ یہ مشین عام طور پر طبی دوا خانوں اور مارکیٹوں میں دستیاب ہے کہ اس کے ذریعہ علاج کی سہولت عام ہو اور اگر مقصد مشین کا بیچنا نہیں جیسا کہ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے بلکہ ایک معتد بہ رقم کے ذریعہ کمیشن پر کمیشن حاصل کرنا مقصد ہے اس صورت میں اگر دیکھا جائے تو شینل کمپنی کے کاروبار کی شرعی اعتبار سے دو صورتیں ہیں۔

(۱) صرف مشین خریدنا۔

(۲) مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت۔

پہلی صورت کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ کوئی شخص صرف مشین ہی خریدنا چاہتا ہے اور مارکیٹنگ سسٹم میں شامل نہیں ہونا چاہتا تو نقد کی صورت میں مشین خریدنا اس وقت جائز ہے جب مشین کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے برابر یا معمولی کمی و بیشی (جو کمی و بیشی تاجروں کے ہاں ہوتی رہتی ہے) کے ساتھ ہو اور اگر مارکیٹ ریٹ سے اس کی قیمت زیادہ ہو اور اتنی زیادہ ہو کہ عام طور پر تاجر ایسی کمی و بیشی کے ساتھ خرید و فروخت نہیں کرتے اور گاہک کو دھوکہ دے کر مشین فروخت کی گئی تو گاہک کو سبب دھوکہ دہی مشین واپس کرنے کا حق حاصل ہے "قَالَ الْحَصَكْفِيُّ: وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا رَدَّ بَغْنٍ فَاحِشٍ هُوَ مَالًا يَدْخُلُ تَحْتَ تَقْوِيمِ الْمُقَوِّمِينَ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَبِهِ الْفَتْهُ بَعْضُهُمْ مُطْلَقًا كَمَا فِي الْفَتْهِ ثُمَّ رَقْمٌ وَقَالَ: وَيَفْتِي بِالرَّدِّ رَفَقًا بِالنَّاسِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ رَوَايَاتِ الْمَضَارِبَةِ وَبِهِ يَفْتِي، ثُمَّ رَقْمٌ وَقَالَ: إِنْ غَرَّهُ أَيْ غَرَّ الْمُشْتَرِيَ الْبَائِعُ أَوْ بِالْعَكْسِ أَوْ غَرَّهُ الدَّلَالُ فَلَهُ الرَّدُّ وَالْإِلَاءُ، وَبِهِ الْفَتْهُ صَدْرَ الْإِسْلَامِ وَغَيْرِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَابِدِينَ: قَوْلُهُ؛ وَبِهِ الْفَتْهُ بَعْضُهُمْ مُطْلَقًا أَيْ سِوَاءَ كَانَ الْبَغْنُ بِسَبَبِ التَّغْيِيرِ أَوْ بَدُونِهِ وَلَكِنْ نَقَلَ فِي الْفَتْحِ: إِنْ أَلَامَ عَلَاؤُ الدِّينِ السَّمَرَقَنْدِيُّ ذَكَرَ فِي تَحْفَةِ الْفُقَهَاءِ: إِنْ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ فِي الْمَغْبُونِ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ لَكِنْ

ہذا فی مغبون لم یغرام فی مغبون غریکون له حق الردا استدلالا بمسالة المراجعة اهـ۔ ای یمسالة ما اذا خان فی المراجعة فان ذالك تغیریت به الرد..... وقال ابن عابدين: فی هذا القول المفصل لم یبق لنا الا قول واحد هو المصرح بانه ظاهر الرواية وبأن المذهب وبأنه المفتی به وبأنه الصحيح (الدر المختار مع رد المختار، باب المراجعة والتولية، ج ۱۵۹/۳ بیروت) ادھار کی صورت میں مشین خریدنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

(۱) مشین کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے برابر ہو (ب) قیمت ادا کرنے کا وقت متعین ہو اور اگر وقت متعین نہ ہو تو یہ معاملہ فاسد ہوگا ”اعلم ان البیع باجل مجهول لا یجوز اجماعاً سواء كانت الجهالة متقاربة كالحصار والدياس مثلاً او متفاوتة كهبوب الريح وقدم واحد من سفر“ (رد المختار: 120/4)

(۲) مارکیٹنگ سسٹم میں شمولیت:-

یعنی گاہک کا اصل مقصد مشین خریدنا نہیں بلکہ مشین کے حصول کے لئے اس مخصوص طریقہ کار مارکیٹنگ سسٹم میں شامل ہو کر نفع کمانا مقصود ہے اس صورت میں بھی اگر مشین کی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ ہے تو مشین کا خریدنا اور اس کا رد بار میں شامل ہونا واضح قرار ہے اور اس سے اجتناب بہر صورت لازم ہے اور اگر مشین کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے برابر یا کم ہو تب بھی مقصود نہ ہونے کی وجہ سے قرار اور جو اس کے ساتھ مشابہ ضرور ہے۔ بظاہر کمپنی کا مقصد مشین فروخت کرنا نہیں بلکہ اصل مارکیٹنگ سسٹم ہے اس لئے کہ اگر یہ مارکیٹنگ سسٹم نہ ہوتا تو ممبر درممبر بنانے کی ترغیب اور کمیشن نہ دیا جاتا الغرض مشین کا درمیان میں ہونا ایک حیلہ ہے اسی طرح یہ مشین عام طور پر بازار میں دستیاب نہیں، ممبر ہی کے ذریعہ خریدنا ممکن ہے، اس سے معلوم ہوا کہ مقصد مشین نہیں بلکہ مارکیٹنگ سسٹم ہے اس کے علاوہ بھی اس میں کئی قباحتیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) شریعت میں تجارت کا مقصد و نشاء ہر فرد کے لئے جائز ذریعہ معاش فراہم کرنا اور صحت مند معاشی حالات وجود میں لانا ہے تاکہ معاشرہ سے فقر و فاقہ اور غربت کا خاتمہ ہو سکے اور لوٹ مار، چوری ڈاکے، لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلانے اور ظلم و جبر جیسے مظالم کی نحوست سے امت کو نجات مل سکے۔ ”قال العلامة ابن الھمام الحنفی: وسبب شرعية تعلق البقاء المعلوم فیہ اللہ علی وجہ جمیل فلا بد من ان تدفعه الحاجة الی ان یشتري شیاً ویبتدی مزاوله شئی فلولم یشرع البیع للتملیک فی البدلین لا احتاج ان یؤخذ علی التغالب والمقاہرة او السؤال اولشحاذاة او یصبر حتی یموت وفی کل منهما مالا یخفی من الفساد وفی الثانی من الذل والصغار مالا یقدر علیہ کل احد ویزری بصاحبہ فکان فی شرعية بقاء المکلفین المحتاجین ودفع حاجتهم علی النظام الحسن. (فتح القدیر 247/2 کتاب البیوع). شینل کمپنی کا کاروبار تجارت کے نشاء و مقصد سے عاری اور عاجز بلکہ معیشت پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۲) ممبر ایجنٹ کو بڑی منصوبہ بندی کے تحت تشکیل دینا، پھر بالواسطہ ممبر بننے پر پہلے ممبر ایجنٹ کو رقم ملنا شرعی تجارت کے مقاصد کے

خلاف ہے۔

(۳) ایک خرابی اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صرف ممبر بننا چاہے تو اس کی اجازت نہیں یعنی آدمی اس وقت ممبر بن سکتا ہے جب مٹین خرید لے تو باصطلاح شریعت مطہرہ ”صفقہ فی صفقہ“ ہے۔ جس سے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(۴) ممبر شپ اختیار کر کے ممبر سازی کی اسکیم میں شامل ہونا بین الاقوامی کمپنی کی مصنوعات کو مہنگے داموں فروخت کرنے کی سرمایہ دارانہ سازش اور دھوکہ ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔ ”لما روی الامام مسلم عن ابی ہریرۃؓ انه قال نہی رسول اللہ ﷺ عن بیع الحصاة بیع الغرر“ (الصحيح للامام مسلم 2/2 ط قديمي) وقال الاستاد وهبة الزحيلي ان الشرط الفاسد فی المعاوضات المالية كالبيع والاجارة والقسمة والمزارعة والمساقاة والصلح عن المال يفسدھا لما روی عن النبی ﷺ انه نہی عن بیع وشرط ولان الشرط الفاسد يتنافى مع مبدأ التعادل الذى تقوم عليه المبادلات المالية“ (الفقه الاسلامی وادلة 3054/4) وقال فی جامع الرموز: ولا يجوز ویفسد البيع بشرط لا یقتضیه العقد ای لا یجب بنفس البيع وفيه ای ذالك الشرط نفع لاحدهما ای المتعاقدين او نفع لمبيع يستحقه ای یثبت له (جامع الرموز 41/2)

(۴) عقد بیع اور عقد اجارہ، جہالت مدت کی وجہ سے بھی فاسد و ناجائز ہوتے ہیں۔ یہاں بعض صورتوں میں جہالت مدت کی قباحت بھی ہے۔ کمافی الہندیہ: واما شرائط الصحة فمنها معلومية الاجل فی البيع بشمن موجب لفسد ان کان مجهولا (الفتاویٰ الہندیہ 3/3) (۵) مذکورہ کاروبار میں ملنے والا کمیشن سود کی تعریف میں داخل ہو کر حرام ٹھہرتا ہے یہاں سود کی تحقق دو اعتبار سے ہے۔ (۱) کاروبار کی اس نوعیت میں اول یا دو یا تین مراحل کے بعد کاروبار انسانی محنت سے خالی ہے۔ تو پہلے ممبر کو بلا واسطہ دیگر ممبر ان کا جو کمیشن ملتا ہے وہ بغیر کسی عوض کے ملتا ہے جس کے سود ہونے میں کوئی شہ نہیں کیونکہ بلا عوض و بلا محنت ملنے والے نفع پر سود کی تعریف صادق آتی ہے۔ ”وفی الدر: هو لغة مطلق الزيادة وشرعا فضل خال عن عوض بمعیار شرعی مشروط فی المعاوضة وفي الشامية: نعم هذا يناسب تعريف الكنز بقوله: فضل مال لا عوض فی معاوضة مال بمال“ (الدر مع الرد 168/5 ط ایچ ایم سعید) (۲) یہ کہ اس قرض کی وجہ سے کمپنی کو بے شمار مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں حالانکہ شریعت نے اس قرض کو سود ہونے کی بناء پر حرام قرار دیا ہے جس سے قرض خواہ کو نفع حاصل ہو، اور اس پر سخت وعید اور ممانعت فرمائی ہے ”لما روی عن علیؓ مرفوعا کل قرض جرم نفعه فهو ربا (المشکوۃ: 246/1 باب المنہی عنه من البیوع) عن جابرؓ قال: لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربو و موكله وقال علیہ السلام: الربو اسبعون جزاء. ایسرها ان ینکح امه“ (المشکوۃ 244-246) جوئے کی حرمت کے دلائل درج ذیل ہیں: قال اللہ تعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون (المائدة) قال ابن کثیر فی تفسیر هذه الایة: یقول

تعالیٰ ناہیا عباده المؤمنین عن تعاطی الخمر والمیسر وهو القمار. عن ابن عباسؓ قال: المیسر هو القمار، كانوا يتقامرون فی الجاهلیة الی مجیی الاسلام فنہا هم الله عن هذه الاخلاق القبیحة (ابن کثیر 2-125-126) قال العلامة الآلوسی البغدادی: ومن مفاصد المیسر ان فیہ اکل الاموال بالباطل وانه يدعو کثیرا من المقامرین الی السرقة وتلف النفس واضاعة العیال وارتکاب الامور القبیحة والردائل الشنیعة والعداوا الکامنة، والظاہرة وهذا امر مشاہد لا ینکرہ الامن اعماہ الله تعالیٰ واصمہ“ (روح المعانی 2-114-115)

خلاصہ:- لہذا مذکورہ کاروبار میں یا تو سود اور جوادوں کو پائے جاتے ہیں یا جوا، یا جوئے کے ساتھ مشابہت۔ اس لئے اس مخصوص طریقہ کار میں شامل ہو کر نفع کماتا نہ تو ممبر کے لئے جائز ہے نہ کمپنی کے لئے، نہ کسی ممبر کے لئے انعام وصول کرنا۔ ان پر لازم ہے کہ مذکورہ کاروبار ختم کریں اور جو کچھ پہلے کیا ہے اس پر توبہ کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں راہ راست پر آنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

﴿ بشکر یہ ماہنامہ الجمیعة راولپنڈی ﴾

یتیم بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت و کفالت کا جامعہ ادارہ

دار المحبة للأیتام (The Orphen Lovely Home)

زیر نگرانی: مولانا سید نصیب علی شاہ الهاشمی ایم این اے

تعداد موجودہ ایتام: 600 یتیم بچے اور بچیاں، جن میں اکثر ادارہ میں قیام پذیر رہتے ہیں جن کا اور کوئی کفالت گاہ نہیں۔

اضلاع استفادہ کنندگان: (۱) ضلع بنوں (۲) ضلع کلمروت (۳) ضلع ٹانک (۴) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (۵) شمالی وزیرستان

(۶) ایف آر بنوں (۷) ضلع کرک (۸) ضلع کوہاٹ (۹) کرم ایجنسی (۱۰) اورکزئی ایجنسی (۱۱) دیگر مختلف علاقہ جات

اغراض ومقاصد: (۱) مفت قیام وطعام (۲) مفت تعلیم و تربیت (۳) مفت کتب و شیئری (۴) مفت علاج (۵) مفت پوشاک (۶)

نقد و ضائف و امداد (۷) معلوماتی ٹور برائے ایتام (۸) دیگر مراعات۔

تعلیمی شعبہ جات ادارہ: (۱) سکول تعلیم بر مطابق نصاب محکمہ تعلیم صوبہ سرحد پرائمری تا میٹرک (۲) حفظ القرآن الکریم

(۳) کمپیوٹر تاج (۴) ٹیلرنگ کورس (۵) الیکٹریشن کورس (۶) بک بانڈنگ کورس (۷) دیگر ضروری تعلیم

حالیہ عمارت: (۱) درس گاہیں 10 عدد (۲) ہاسٹل برائے قیام ایتام (۳) مسجد (۴) مطبخ برائے خورد و نوش ایتام (۵) دفاتر

اپیل: پسماندہ علاقے میں قائم اس ادارہ کے لئے اب درج ذیل امداد کی اپیل ہے۔ (۱) تعمیر کلاس رومز ایک کروڑ روپے (۲) تعمیر ہاسٹل برائے

رہائش ایک کروڑ روپے (۳) امداد برائے قیام وطعام اور تعلیم وغیرہ سالانہ پچاس لاکھ روپے

وسائل: عام اہل خیر کے عطیات، زکوٰۃ، صدقات

برائے رابطہ: دار المحبة للأیتام جامعہ المرکز الاسلامی سادات حافظ خیل ڈیرہ روڈ بنوں بینک اکاؤنٹ: 1813 حبیب بینک کئیٹ بنوں

فون نمبر: 0092-0928-331353 فیکس: 331355 ای میل: almarkazulislami@maktoob.com